خطاب چیف جسٹس آزاد جموں و کشمیر بر موقعہ آغاز عدالتی سال ۲۰-۲۰۱۹

فاضل بھائی جج صاحبان،وزیر قانون انصاف و پارلیمانی حقوق ، چیئرمین و ممبران سروس ٹربیونل، ایڈووکیٹ جنرل ،سیکرٹری قانون و سیکرٹری اطلاعات، وائس چیئرمین بار کونسل ، صدور و عہدیداران و ممبران عدالت عظمیٰ، ضلعی و تحصیل انجمن ہائے وکلاء آزاد جموں و کشمیر، نمائندگان میڈیا ، معزز مہمان ان گرامی و شرکاءِ تقریب، خواتین و حضرات **السلام علیکم!**

سب تعریفیں خالق کائنات کے لئےہیں جو خالق و مالک کائنات ہے ۔ جس کے قبضہِ قدرت میں ہر ذی روح کی جان ہے۔ جو کہ عادلِ مُطلق و کامل ہے۔ اسی کی بندگی کامل و اطاعت فلاح و فوز عظیم ہے۔ ارشادِباری تعالیٰ ہے:۔

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

ہماری ساری عقیدتیں، محبتیں اور درود و سلام نبی کریم، رحمت العالمین حضرت محمدﷺ کی اعلی و ارفع ذاتِ گرامی پر جو وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں اور اُمت کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ:

لوح بھی تُو قلم بھی تُو تیرا وجود الکتاب
گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

خالقِ ارض و سماء کے کرم سے عدالت عظمیٰ آزاد جموں و کشمیر کا ایک اور عدالتی سال مکمل ہوگیا ہے اور آج نئے عدالتی سال کے آغاز کی یہ تیسری سالانہ تقریب ہے۔ تقریب میں شرکت کرنے والے بینچ و بار کے اراکین، اہم حکام بالا ادارہ جات و تمام شرکاء کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ محض رسمی تقریب نہ ہے بلکہ خود احتسابی اور کارکردگی کے جائزہ کی روشنی میں مستقبل کے لیے اہداف کا تعین، ان کے حصول کی حکمت عملی وضع کرنا اور آئین اور قومی امنگوں کے مطابق روشن مستقبل کی نوید سنانا ہے۔

میں جب عدالت عظمیٰ کی گزشتہ سال کی کارکردگی پر نظر دوڑاتا ہوں تو مجھے اپنے فاضل بھائی جج صاحبان، وکلاء اور سپریم کورٹ کے تمام عملہ کی بصیرت، انتھک محنت، لگن اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں پر فخر محسوس ہوتا ہے۔ فاضل بھائی جج صاحبان کی گرانقدر خدمات اور تعاون کے بغیر نظام انصاف کی بہتری اور پیش رفت ہونا ممکن نہ تھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ آئندہ بھی اپنی کارکردگی کو اعلیٰ پیشہ وارانہ

اصولوں کے مطابق قائم رکھنے کی ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

میں چیف جسٹس و جج صاحبان عدالت العالیہ، ضلعی عدلیہ کے جج صاحبان و قاضی صاحبان کی صلاحیتوں اور کارکردگی کا بھی معترف ہوں کہ انہوں نے نظام فراہمی انصاف کی بہتری اور ترقی کے لیے کردار ادا کیا۔ تاہم ایک مؤثر حکمت عملی اپنانے اور باہم اشتراک عمل ومجموعی دانش و شعور کو بروئے کار لانے کی ضرورت ہے۔

میں اپنی اور فاضل جج صاحبان کی طرف سے آزاد جموں و کشمیر کی وکلاء برادری، تمام انجمن ہا کے عہدیداران و اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مقدمات کے انفصال اور نظام فراہمی انصاف کی بہتری کے لیے تعاون کیا ۔ اسکے علاوہ جوڈیشل کانفرنس ۲۰۱۹کے کامیاب انعقاد میں بار کے تعاون کے لیے بھی ہم شکر گزار ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی بار اور بینچ کے مابین مثبت اور مثالی تعاون قائم رہے گا۔ اور نظام فراہمی انصاف کی ترقی کے لیے انفرادی اور اجتماعی کوشش جاری رہے گی۔

عدالت العظمیٰ کی کارکردگی :میں آپ کو اعداد و شمار کی تفصیل بتانے کی زخمت سے نہیں گزارنا چاہتا۔ الحمدللہ حسب سابق عدالت العظمیِ کاکردگی تسلی بخش رہی۔ دیرینہ مقدمات زیرکار نہ ہیں۔ مجموعی طور پر گزشتہ سال ۲۵۱۳ مقدمات فیصل ہوئے اور ان سے کم تعداد یعنی ۱۹۹۰ مقدمات اسوقت زیر کار ہیں۔

آزاد جموں و کشمیر عبوری آئین ۱۹۷۴ء کی روح و منشاء کے تحت عدلیہ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ریاست کے کسی ادارے یا اتھارٹی کے خلاف آئین یا قانون ہونے یا نہ ہونے کی نسبت عدالتی نظر ثانی کا اختیار استعمال میں لائے۔ کوئی سرکاری حکم یا عمل جو کہ آئین یا قانون سے روگردانی کر تے ہوئے کیا گیا ہو امتیاز ی حکم یا فعل کے ذمرے میں آتا ہے جس کی وجہ سے بد انتظامی اور نتیجتاً ناانصافی پیدا ہوتی ہے۔ ناانصافی کے پھیلنے سے ریاست کے باشندوں کے بنیادی حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ یہ تمام منفی ارتقائی عمل معاشرہ میں بے چینی، بد امنی اور انارکی کا باعث بنتا ہے۔ معاشرہ کے ارتقاء اور امن و امان کے تسلسل اور ترقی کے لیے قانون کی حکمرانی کو ہر صورت میں نافذ کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔ عدالت العظمی میں اس وقت ۱۸-۲۰۱۷کا کوئی مقدمہ زیر کار نہیں ہے۔ قواعد و ضوابط کی رو سے مقدمہ کے مختلف مَدارج طے ہوتے ہونے میں ۵/۶ماہ کا وقت لگنا معمول کی بات ہے۔ البتہ فوری اور مفاد عامہ کی نوعیت کے مقدمات کے قواعد میں نرمی کرتے ہوئے جلد از جلد فیصلہ جات صادر کیے ہیں۔

عدالت العالیہ / شریعت اپیلیٹ بینچ کی کارکردگی: گزشتہ عدالتی سال میں عدالت العالیہ اور اس کے شریعت اپیلیٹ بینچ کی کاردگی بذیل ہے:۔

HIGH COURT

Pendency on 01.09.2018	Institution From 01.09.2018 to 31.8.2019	Total	Decision During 01.09.2018 to 31.08.2019	Current Pendency 01.09.19

8139	**5981**	**14120**	**6392**	**7728**

SHARIAT APPELLATE BENCH OF HIGH COURT

Pendency on 01.09.2018	Institution from 01.09.2018 to 31.08.2019	Decision during 01.09.2018 to 31.08.2019	Current pendency 01.09.2019
2671	**2269**	**2786**	**2259**

ضلعی عدلیہ کی کارکردگی اور اقدامات: گزشتہ سال کے دورانیہ میں ضلعی عدلیہ میں فیصلہ شدہ مقدمات کی تعداددائری سے زیادہ ہے۔۔اس طرح ضلعی عدلیہ کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔ اعداد و شمار کی روشنی میں ضلعی عدلیہ میں مقدمات کی تعداد بذیل ہے:۔

Pendency on 01.09.2018	Institution from 01.09.2018 to 31.08.2019	Decision during 01.09.2018 to 31.08.2019	Current pendency 01.09.2019
45,437	**49408**	**52069**	**42,776**

احتساب کورٹ کی کارکردگی: احتساب کورٹ کی کارکردگی بذیل ہے:۔

Pendency	**Institution**	**Disposal**
49	**83**	**132**

سروس ٹربیونل کی کارکردگی: سروس ٹربیونل کی کارکردگی بھی تسلی بخش پائی گئی ہے۔

Pendency	**Institution**	**Disposal**
296	**1115**	**1448**

وکلاء کا کردار: وکالت عظیم پیشوں میں سے ایک ہے۔ ایک وکیل کی معاشرہ میں نمایاں اور اہم حیثیت ہے۔ وکیل معاشرے میں ایک رہنما کی حیثیت رکھتا ہے جس کا کردار مثالی ہونا چاہیے۔ ایک وکیل نے اپنے علم ،تدبر اور حکمت کے ساتھ معاشرے میں ظلم کے خاتمے،آئینی حقوق کی پاسداری اور تحفظ کے ساتھ ساتھ آئین کی مکمل بالادستی اور قانون کی عملداری کے لیے کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔میں انصاف کی فراہمی میں وکلاء کے مجموعی تعاون کا شکرگزار ہوں گو کہ انفرادی طور پر کئی پہلو قابل توجہ ہیں۔ یہاں پر میں امریکی مصنف (Mark Gimenez) کی کتاب “The Colour of Law” سے ایک حوالہ بیان کر کے وکلاء سے گزارش کروں گا کہ وہ وہ اس کی روشنی میں اپنے کردار کا تعین کریں:۔

> “And that, my fellow members of the bar, is the fundamental question we must ask ourselves: Are we really doing good, or are we just doing really well? Are we noble guardians of the rule of law fighting for justice in America, or are we just greedy parasites using the law to suck every last dollar from society like leeches on a dying man? Are we making the world a better place, or are we just making ourselves filthy rich?

We must ask ourselves these questions, my friends, because the public is asking the same questions of us. They're questioning us, they're pointing their fingers at us, they're blaming us. Well, I've asked myself these questions, and I have answers, for myself, for you, and for the public: Yes, we are doing good! Yes, we are fighting for justice!, Yes, we are making the word a better place!

And ladies and gentlemen, if you elect me the next president of the state bar of Texas, I will tell the people exactly that! I will remind them that we wrote the Declaration of Independence and the Bill of Rights, that we fought for civil rights, that we protect the poor, defend the innocent, free the oppressed. That we stand up for their inalienable rights. That we are all that stands between freedom and oppression, right and wrong, innocence and guilt, life and death. And I will tell the people that I am proud, *damn proud*, to be a lawyer… because lawyers---do—good!"

میرے نکتہ نظر سے ایک اور اہم پہلو قابلِ توجہ ہے ۔وکلاء کے ہڑتال کے حق سے انکار نہیں لیکن کہیں ہم ہڑتال سے خود ہی ناانصافی اور فراہمی انصاف میں تاخیر اور ظلم میں اضافہ کا باعث تو نہیں بن رہے؟ کیا مکمل ہڑتال کے بجائے جزوی ہڑتال یا دیگر مؤثر ذرائع سے اظہار کا طریقہ کار نہیں اپنایا جاسکتا؟اس ضمن میں میری گزارش ہے کہ غیر ضروری ہڑتال سے اجتناب کیا جائے تاکہ فراہمی انصاف میں رکاوٹ کی وجہ سے بے بس اور مجبور لوگوں کی پریشانیوں میں مزید اضافہ نہ کیا جائے۔

ضرورت اس امر کی ہیکہ بار کونسل ایکٹ اور رولز/ ضوابط کی سختی سے پابندی کرائی جا کر وکالت کے پیشہ کو اعلیٰ پیشہ ورانہ پیمانوں کے مطابق ڈھالنے کی جستجو کی جائے۔

سال گزشتہ میں جو اہم سنگ میل طے کیے:

1- **پہلی جوڈیشل کانفرنس کا انعقاد :۔** گزشتہ عدالتی سال میں ۱۳جولائی ۲۰۱۹ءیوم شہداءِ کشمیر کے موقع پر عدات عظمیٰ نے اپنی نوعیت کی اولین اور کامیاب جوڈیشل کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس میں عدالت العالیہ کے چیف جسٹس، جج صاحبان، ضلعی عدلیہ کے جج صاحبان، قاضی صاحبان، انجمن ہائے وکلاء کے عہدیداران و ممبران، اعلیٰ انتظامی آفیسران کے علاوہ گلگت بلتستان کے چیف جج صاحب اور بار کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔ ایک روزہ کانفرنس کے موضوعات میں نظام

فراہمی انصاف، بھارتی مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی / خلاف ورزیاںاور آزاد جموں و کشمیر و گلگت بلتستان کے آئینی معاملات شامل تھے۔ کانفرنس میں متذکرہ موضوعات پر مقالہ جات پڑھے گئے اور تقاریر کی گئیں۔ کانفرنس کے آخر میں اعلامیہ اور سفارشات پیش کی گئیں۔ کانفرنس کی تمام کارروائی کی تفصیلات اور مواد رپورٹ کی شکل میں شائع کیا گیا ہے جو کہ عدالت العظمی کے رجسٹرار آفس سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ جوڈیشل کانفرنس 2019 کی سفارشات پر عملدرآمد کروایا جائے گا۔

2- سٹیٹ جوڈیشل پالیسی میکنگ کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد:-سٹیٹ جوڈیشل پالیسی میکنگ کمیٹی ایکٹ ۲۰۱۷ء کی منشاء کے مطابق سٹیٹ جوڈیشل پالیسی میکنگ کمیٹی کی تشکیل ہوچکی ہے جس میں ۹۳سے زائد سفارشات مرتب کی گئی ہیں۔ ان سفارشات میں نظام فراہمی انصاف کی بہتری کے لیے دیوانی، فوجداری اور انتظامی نوعیت کے اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر پر عملدرآمد شروع ہوچکا ہے۔ ریاست کی تمام اعلیٰ و ماتحت عدالتیں جوڈیشل پالیسی کو بروئے کار لانے میں نامساعد حالات کے باوجودکوششیں کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ مقدمہ عنوانی نعمان اجمل بنام نعیم نسیم وغیرہ میں فراہمی انصاف کی نسبت تجاویز اور اقدامات تجویز کیے گئے ہیں جو سالانہ رپورٹ کاحصہ ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ عدالتیں نہ صرف جوڈیشل پالیسی میں وضع کیے گئے اصولوں کو بار کےتعادن و اشتراک سے اجتماعی دانش و شعور کو بروئے کار لا کر مزید بہتری کے لیے بھرپور کردار ادا کریں تاکہ عام آدمی kwبروقت فراہمی انصاف کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا جا سکے۔ان تمام کےباوجود ہر نظام میں بہتری اور مزید ترقی کی گنجائش ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ شعبہ قانون و انصاف سے منسلک اور دیگر افراد و ادارے نظام فراہمی انصاف کی مزید بہتری کے لیے اپنی سفارشات و تجاویز پیش کر سکتے ہیں۔

آئینی اساسی اصولوں پر عملدرآمد:- تیرہویں ترمیم کے ذریعے آزادجموں و کشمیر عبوری آئین ۱۹۷۴ء میں نہایت اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ باشعور معاشروں کے اندر آئینی و قانونی تبدیلیاں صرف کاغذ تک محدود نہیں رہتی بلکہ اُن کی روح کے مطابق عملی طور پر اقدامات اٹھائے جانا ناگزیر ہوتا ہے۔ تیرہویں ترمیم سے جہاں بنیادی حقوق کی فہرست میں اضافہ ہوا ہے وہاں پرآرٹیکل 3-A تا 3-کا اضافہ کرتے ہوئے ساسی اصولوں کو بھی آئین کا حصہ بنایا گیا ہے۔ ان اساسی اصول ہا کے مطابق ریاست اور تمام اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ انفرادی و اجتماعی طور پر ایسےاقدامات اور سہولیات فراہم کریں جو ریاستی مسلمان باشندوں کو قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے میں مددگار ثابت ہوں۔ قرآن اوردینی تعلیم لازمی ہو۔ اتحاد اور اسلامی اخلاقیات کو فروغ دیا جائے۔ نظام اوقاف، عشر و زکوۃ اور مساجد کو منظم کیاجائے۔ ان اساسی اصولوں کے مطابق عوام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مقامی حکومتوں اور دیگر اداروں کے ذریعے اختیارات کو نچلی سطح تک پہنچا کر لوگوں کے مسائل حل کیے جائیں۔قبائلی و ثقافتی تعصبات کا خاتمہ کیا جائے۔ مضبوط خاندان کی بنیاد

کے لیے شادی، خاندان، ماں اور بچے کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ اقلیتوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ انہیں ملازمتوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں نمائندگی حاصل ہو۔ پسماندہ طبقات کو اٹھانے کے لیے خصوصی تعلیمی اور معاشی اقدامات اٹھائے جائیں۔ جہالت کے خاتمے کے لیےابتدائی تعلیم مفت فراہم کرنے کو یقینی بنایا جائے۔ پیشہ ورانہ اور ماہرانہ تعلیم کو فروغ دیا جائے۔ کم خرچ اور فوری انصاف کو یقینی بنانا ، محنت کش طبقے کے لیے کام کے بہترین صحتمند مواقع کے ساتھ ساتھ عمر، جنسی اور دیگر حقوق کے حوالے سے قانون سازی اوراقدامات اٹھانا، ریاست کے اندر زراعت کے ساتھ ساتھ صنعتی ترقی اور ملازمت کے مواقع فراہم کرنا، غیرصحتمند اور غیر اخلاقی اقدامات کا تدارک کرنا، معاشی عدم تفاوت کو ختم کرنا، سود کاخاتمہ اورخواتین کو تمام شعبہ ہائے زندگی میں شمولیت کے مساوی مواقع فراہم کرنا ایسے اہم مقاصد ہیں جن کے حصول کے لیے کسی ایک شخص یا ادارے نے نہیں بلکہ پوری ریاست کے اداروں نے اجتماعی اور انفرادی طور پر اپنی ذمہ اریوں کو نبھانا ہے۔ اس کے پیشِ نظر عدالت ہذا نے فیصلہ عنوانی نعمان اجمل بنام معین نسیم وغیرہ میں قرار دیا ہے کہ حکومت آرٹیکل 3-A کی ذیلی آرٹیکل(3) کے منشاء کے تحت ہر سال اسمبلی میں رپورٹ پیش کر کے عوامی امنگوں کے مطابق پالیسی وضع کرے۔ آئین کی یہ تبدیلی اس بات کی متقاضی ہے کے ادارے اور حکام ڈیڑھ انچ کی مسجد قائم کرنے یا مصنوعی دیواروں کے پیچھے چھپنے کے بجائے اپنی قانونی حدود کے اندر رہتے ہوئے باہمی تعاون و اشتراک سے پالیسی اپنا کر آئینی مقاصد کے حصول کے لیے کوشاں رہیں۔ اس ضمن میں عدالت ہذا نے کوشش کی ہے کہ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے دیگر اداروں کے لیے مشکلات پیدا نہ کی جائیں اور ہر ممکن کوشش کی جائے کہ ریاستی اداروں کے اشتراک اور تعاون کو مدِ نظر رکھا جائے۔ الحمد للہ اس حوالے سے کافی حد تک کامیابی حاصل ہوئی۔ اس مرحلہ پر میں انتظامیہ اور تمام اداروں وحکام کی توجہ ان کی ذمہ داریوں کی طرف دلا کر آئین و مفاد عامہ کے مطابق پوری کرنے کی ہدایت کرتا ہوں تا کہ خوش اسلوبی سے نظام چلے اور عدلیہ کو قانون کی عملداری کیلے سخت اقامات نہ اٹھانے پڑیں۔

تحریک آزادی اور حالیہ بھارتی کارروائیاں:۔ وکلاء اور عدلیہ کا وجود دنیا میں انسانی حقوق کے تحفظ اور آئین کے مطابق انسانی معاشرہ و ریاست کی تشکیل کا ضامن ہے اس لئے ہم نہ صرف اپنی ریاست بلکہ پوری دنیا میں جہاں بھی ظلم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو اس کا نہ صرف درد محسوس کرتے ہیں بلکہ اس ضمن میں جدوجہد کرنا اور آواز اٹھانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کے لوگ کئی دہائیوں سے اقوام عالم کے ضمیر کے لیے سوالیہ نشان ہیں کہ کب اقوام عالم اپنے کیے گئے وعدے پورے کریں گی۔ ریاست جموں و کشمیر کے حوالے سے بھارتی حکومت کے حالیہ اقدامات نہ صرف آئین و قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ ریاست کے لوگوں کے ساتھ ظلم اور پوری دنیا کے امن کو خطرے میں ڈالنے اور لاقانونیت کو فروغ دینے کے مترادف ہے۔ ریاست جموں و کشمیر کے مقبوضہ حصے کی آزادانہ رائے شماری تک بھارت کے ساتھ جو رشتہ تھا وہ مکمل جمہوری اصولوں کے مطابق منتخب حکمرانی پر

منحصر تھا۔ 1956 میں آئین ساز کمیٹی کی سفارشات کو منظور کیا گیا مگر اس کے برعکس وہاں نہ تو منتخب حکومت ہے اور نہ ہی منتخب حکمران بلکہ یکطرفہ طور پر بھارتی حکومت نے بھارتی آئین کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہوئے ریاست جموں و کشمیر کی مسلمہ بین الاقوامی حیثیت کو بدل دیا ہے جس کو مسترد کرتے ہوئے شدید مذمت کرتے ہیں اور تمام دنیا کے امن اور انصاف پسند حکمرانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اس ضمن میں اپنا کردار ادا کریں۔

عدلیہ جسدِ واحد کی طرح ہے: عدلیہ کے حوالے سے تمام عدالتوں سے گزارش ہے کہ سب جج سے لے کر عدالت العظمیٰ تک عدلیہ جسدِ واحد ہے جسے یکجا ہو کر کام کرنا ہے۔ دائروں میں بٹنے کے بجائے مکمل ہم آہنگی کے ساتھ ہر سطح پر وکلاء اور دیگر متعلقین کے اشتراک عمل سے اجتماعی دانش و شعور کو روبعمل لا کر قابل عمل حکمت عملی اپنائی جانی ضروری ہے۔ ہم سب نے اداروں کے استحکام کے لئے مثبت طرزِ عمل اپنا کر بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ عدلیہ پر اندر یا باہر سے حملہ آور ہونے یا عدم استحکام پیدا کرنے کی کوششیں نہ تو ماضی میں کامیاب ہوئیں اور انشاءاللہ نہ آئندہ کامیاب ہو سکتی ہیں اسلئے عدلیہ پر حملہ آور ہونے کے بجائے قانون کی عملداری، عدلیہ کی آزادی اور خود مختیاری کے لئے تعاون کیا جائے۔

طبع شدہ سالانہ رپورٹ اور جوڈیشل پالیسی کے مقالہ جات میں وکلاء اور دیگر اہل دانش کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئیں اُن کو دہرانے کی چنداں ضرورت نہ ہے۔ ان ذمہ داریوں کو پورا کر کے ہم اپنی منزل کو پاسکتے ہیں۔پچھلے سال کے آغاز پر میں نے اپنے خطاب میں عدالت عظمیٰ کی آئینی حیثیت اور نظام فراہمی انصاف، تحصیل و ضلع قاضی صاحبان سے متعلقہ معاملات، وکلاء کے کردار، جوڈیشل اکیڈمی کے قیام، جیل خانہ جات کی حالت، بیرون ملک مقیم شہریوں کے مقدمات کے فوری تصفیہ، میڈیا،پولیس اور انتظامیہ کے کردار کے حوالے سے تجاویز پیش کی تھیں جن میں سے کچھ پر عملدرآمد ہوا ہے بقیہ پر عملدرآمد وقت کی ضرورت ہے۔ میں اس بات کا اعادہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم فوری اور سستے انصاف کی فراہمی، غیر جانبدارانہ اور آزادانہ فیصلے، آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور اعلیٰ پیشہ ورانہ اصولوں کی بجا آوری کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے اور اس سلسلہ میں عوام کی امیدوں اور خواہشات پر پورا اترنے کی ہر ممکن جستجو کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں ایمانداری، محنت، لگن اور پیشہ ورانہ اصولوں کے مطابق عوام کی فلاح و بہبود اور معاشرتی ترقی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس ریاست اور پاکستان کو استحکام اور ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کا شکریہ۔